قرآن و سنت کی روشنی میں بیع خنزیر کا مسئلہ

(ایک استفسار اور اس کا جواب)

سوال- ایک تجارتی ادارے نے جو " انٹر فانا " کے نام سے موسوم ہے - اس بات کی حکومت سے اجازت چاہی ہے کہ انہیں زندہ جنگلی خنزیر برآمد کرنے کے لئے اختیار دیا جائے -

ہمارے ملک میں جنگلی خنزیر کی تعداد بڑھتی جارہی ہے اور روز بروز ان میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے - ان کی تعداد میں اضافہ کی وجہ سے زراعت بری طرح متاثر ہوتی ہے کیونکہ یہ جنگلی جانور فصلوں کو شدید نقصان پہنچاتے ہیں - ہماری حکومت وقتاً فوقتاً مختلف تدابیر اختیار کرتی رہی ہے تاکہ کسی طرح اس موذی جانور پر قابو پالیا جائے اور زرعی فصلوں کو نقصان سے بچایا جائے - فوج کے جوانوں کو خنزیر مارنے پر تعینات کیا گیا ، عوام کو انعامات دے کر خنزیر مارنے پر آمادہ کیا گیا ، مختلف انواع کے زہر استعمال کئے گئے - لیکن ان تمام اقدامات کے باوجود خنزیر پر قابو نہ پایا جا سکا - یہ نئی پیش کش اس تجارتی ادارے نے کی ہے اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا رہا ہے کہ اگر زندہ خنزیر بڑی تعداد میں برآمد کرنے کی اجازت دے دی جائے تو ان سوروں کی تعداد میں نمایاں کمی ہو جائے گی اور وقت گذرنے کے ساتھ ہماری زرعی فصلوں کو نقصانات سے بچایا جا سکے گا -

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس تجارتی ادارے کے لئے سوروں کو برآمد کرنا اسلامی نقطہ نظر سے جائز قرار دیا جا سکتا ہے ؟ - دوسرے یہ کہ ہماری حکومت کو خنزیر برآمد کرنے کی اجازت دینے کا استحقاق اسلامی نقطہ نظر سے حاصل ہے یا نہیں ؟ -

قرآن شریف کے احکامات جو سورۃ المائدہ ، سورۃ البقرہ اور سورہ انعام میں موجود ھیں وہ خنزیر کے گوشت سے متعلق ھیں ـ بخاری شریف میں قتل الخنزیر کے سلسلہ میں ایک حدیث ھے لیکن اس سے بھی برآمد کرنے کے سلسلہ میں بات واضح نہیں ھوتی ـ تفسیر الحقانی پارہ دوم آیت " انما حرم علیکم المیتۃ " کے تحت اور تفسیر روح المعانی ، پارہ دوم میں بھی اسکا ذکر موجود ھے ـ لیکن خنزیر برآمد کرنے کا معاملہ اس سے بھی واضح نہیں ھوتا ـ تفسیر طبری سورۃ المائدہ سے ظاھر ھوتا ھے کہ پوری طرح حرام ھے اور اس میں کسی چیز کی تخصیص نہیں ھے ـ تفسیر الماجدی میں یہ بھی لکھا ھے کہ حرمت اور نجاست دونوں کا ذکر صراحت کے ساتھ بائیبل میں بھی موجود ھے بلکہ خود یہود کے ھاں بھی یہ حرام ھے ـ تاھم یہ معاملہ کہ پاکستان سے زندہ سور برآمد کیئے جائیں اسکا کوئی جواز نہیں ملتا ـ صحیح بخاری باب قتل الخنزیر میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ھے کہ " نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سور کے بیچنے سے منع فرمایا ھے " یقیناً پاکستان سے سور کو برآمد کرنا بیچنے کے مترادف ھو گا ـ

باب بیع الفاسد ھدایہ آخرین سے ظاھر ھوتا ھے کہ شاید سور کو برآمد کرنا اسلامی نقطۂ نظر سے غیر مناسب ھو گا ـ مصنف عبدالرحمان الجزیری کی کتاب " الفقہ علی المذاھب الاربعہ " کے صفحہ نمبر ۱۹۳ ، ج ۲ سے پتہ چلتا ھے کہ سور کو مال قرار نہیں دیا جا سکتا اور اسلئے اسے بیچنا بھی غلط ھے ـ جصاص بحوالہ تفسیر ماجدی آیت " انما حرم علیکم " سے ظاھر ھوتا ھے کہ خنزیر کے بالوں سے انتفاع کے جواز میں آئمہ میں اختلاف ھے ـ ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ھیں کہ فائدہ حاصل کرنا جائز ھے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ھیں کہ جائز نہیں ھے ـ

میں نے ان حوالہ جات کا اشارہ محض اسلیئے کیا ھے کہ آپ کو تحقیق کرنے میں سہولت ھو ـ میرا مقصد یہ معلوم کرنا ھے کہ آپ حکومت کو بذات خود بھی مشورہ دیں اور آپ کے دائرہ اثر میں جو حضرات ھیں ان سے بھی رائے لیکر مجھے یقینی طور پر ھدایات فرمائیں کہ حکومت کا لائحہ عمل کیا ھونا چاھئیے ـ اگر حکومت خنزیر کو برآمد کرنے کی اجازت نہیں دیتی تو

کیا موقف اختیار کرنا چاھئیے تاکہ بحث و مباحثہ کی کوئی گنجائش باقی نہ رھےاور حکومت کے احکامات مدلل ہوں۔

اس سلسلے میں یہ بھی غور فرمائیں کہ کتا حرام ھے تاھم کتے خرید و فروخت کئیے جاتے ھیں اور مسلمان یہ کاروبار اسی ملک میں کرتے ھیں۔

شیر حرام ھے اسکی کھال خرید و فروخت ھوتی ھے مسلمان خریدتے بھی ھیں ، بیچتے بھی ھیں۔ اگرچہ یہ محض زینت و زیبائش کے لئے تجارت ھوتی ھے۔

ھر مردار حرام ہے اگرچہ وہ بصورت زندہ حلال ہے۔ مثلاً گائے ، بھینس جب مر جاتے ھیں ، ان کی کھال کو فروخت کر دیا جاتا ہے۔

ایسی صورت میں کہ آپ حضرات کا اجتماعی اور انفرادی فیصلہ یہ ھو کہ خنزیر یا سور کو زندہ حالت میں اس ملک سے باھر کے ممالک کو برآمد کرنا شرعاً اور اسلامی نقطہ نظر سے بالکل نامناسب اور غلط ھو گا اور حکومت یہ اجازت ھرگز نہ دے تو یہ بھی غور فرمایا جائے کہ دوسرے ممالک کے غیر مسلم باشندوں کو ھمارے ملک سے خنزیر سور برآمد کرنے کی اجازت دی جا سکتی ھے یا نہیں ؟۔ اس میں کیا قباحت ھو گی کہ اگر حکومت غیر ملکی تجارتی اداروں کو جو غیر مسلم ھیں یا غیر مسلم افراد میں سے کسی کو اجازت دے کہ وہ پاکستان میں جنگلی خنزیر، سور ماریں اور جس حالت میں بھی چاھیں یہاں سے لے جائیں اور حکومت کسی قسم کی اجرت نہ لے۔

تاھم جس بات کو مدنظر رکھنا بہر صورت ضروری ھے وہ یہ کہ جنگلی خنزیر ، سور اس وقت ھماری زراعت کو شدید نقصان پہنچا رھے ھیں جس سے ھماری معیشت بری طرح متاثر ھوتی ھے۔ آزادی سے قبل سور مارنے اور کھانے والے موجود تھے اب بہت کم ھیں۔ علاوہ ازیں اسکی افزائش نسل بےحد تیز رفتاری سے ھوتی ھے۔ ایک مادہ سال میں تقریباً ۱۲ بچے جنتی ھے۔ اس ملک میں عیسائیوں میں اکثریت ایسی ھے جو نہ خنزیر مارتے ھیں نہ کھاتے ھیں۔ بعض خطوں میں قدرتی توازن اس طرح قائم رھتا ھے کہ خنزیر کے کھانے والے درندے بھی ھوتے ھیں مثلاً شیر سور کا شکار کرتا ھے اور کھاتا ھے۔ پاکستان میں کوئی درندہ ایسا نہیں جو سور کو کھاتا ھو۔

سوال نامے کا اصل مقصد یہ ھے کہ اپنے ملک کی زراعت کو خنزیروں کی

تباہ کاری سے بچانے کے لئے اور اس لعنت سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایسا طریق کار اختیار کیا جائے جو کتاب و سنت کی روشنی میں قابل عمل اور شریعت اسلامیہ کی رو سے جائز ہو اور جائز طریقہ سے یہ مقصد حاصل ہو جائے۔

جواب

اس ضمن میں پہلا سوال یہ کیا گیا ہے کہ " انٹر فانا " تجارتی ادارہ کے لئے سوروں کو برآمد کرنا اسلامی نقطہ نظر سے جائز قرار دیا جا سکتا ہے ؟۔

دوسرا سوال یہ کیا گیا ہے کہ ہماری حکومت کو خنزیر برآمد کرنیکی اجازت دینے کا استحقاق اسلامی نقطہ نظر سے حاصل ہے یا نہیں ؟۔

اس کے بعد سوال نامے میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ " یقیناً " پاکستان سے سور برآمد کرنا بیچنے کے مترادف ہو گا۔ " سوال نامے کے آخر میں تیسرا سوال کچھ اسطرح کیا گیا ہے کہ اگر پہلی دونوں صورتیں آپکے اجتماعی یا انفرادی فیصلے کی رو سے شرعاً غلط ہوں اور اسلامی نقطہ نظر کے مطابق نہ ہوں تو اس بات پر غور کیا جائے کہ دوسرے ممالک کے غیر مسلم باشندوں کو ہمارے ملک سے سور برآمد کرنیکی کی اجازت دی جا سکتی ہے یا نہیں ؟۔ اسطرح کہ وہ جسطرح چاہیں جس حالت میں جیسے چاہیں خنزیروں کو لے جائیں اور حکومت ان سے کوئی اجرت نہ لے۔

تینوں سوالوں کو غیر ضروری طوالت دی گئی ہے اور بعض بےمعنی الفاظ لکھے گئے ہیں۔ جس سے سوالات کے مفہوم میں الجھن پیدا ہو گئی۔ مثلاً "کسی قسم کی اجرت حکومت نہ لے " لفظ " اجرت " سے یہ الجھاؤ پیدا ہو گیا کہ برآمدگی کا یہ کام بلااجرت ہے بغیر قیمت کے نہیں۔ کیونکہ لفظ " اجرت " کے معنی " قیمت " نہیں۔ بہرحال تینوں سوالوں کے جوابات نمبروار لکھتا ہوں۔ ساتھ ہی ان مسائل پر بھی تبصرہ کرونگا جو ان سوالات کے ضمن میں کئے گئے ہیں اور ان کے لکھے جانے سے ایک قسم کا الجھاؤ اور ابہام پیدا ہو سکتا ہے۔

سوال نمبر ۱۔

خنزیر کا برآمد کرنا جب یقیناً بیع کے مترادف ہے تو کسی تجارتی یا غیر

تجارتی ادارے یا کسی مسلمان کے لئے کتاب و سنت کی روشنی میں خنزیر برآمد کرنیکی اجازت نہیں ـ از روئے شریعت اسلامیہ خنزیر مال نہیں اسلئے اسکی بیع حرام ھے ـ اسکے قتل کا حکم شرع میں وارد ھے جسکے منسوخ ہونے کا قول کسی سے مذکور نہیں ـ جس جانور کے قتل کا حکم محکم شرع میں وارد ھو نہ وہ مال ھے نہ اسکی بیع جائز ہو سکتی ھے ـ نیز خنزیر حرام لعینہ اور نجس لعینہ ھے ـ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تجارت کو حرام قرار دیا ھے ـ (۲) ـ ہماری حکومت یا کسی مسلمان کو اسلامی شریعت کی رو سے خنزیر برآمد کرنے یا اسکی اجازت دینے کا کوئی استحقاق نہیں ـ

قرآن مجید میں چار جگہ حرمت خنزیر کا واضح بیان موجود ھے ـ اور سورۃ انعام میں حکم حرمت کے ساتھ اسکے لئے « انہ رجس » بھی وارد ھے ـ جو اس امر کی واضح دلیل ھے کہ خنزیر حرام لعینہ اور نجس لعینہ ھے ـ وہ شرعاً مال ھی نہیں جسکی بیع ہو سکے ـ

بخاری شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں ارشاد فرمایا کہ اللہ اور اسکے رسول نے خنزیر کی بیع کو حرام کر دیا ـ عہد رسالت و عہد صحابہ و تابعین میں کسی نے خنزیر کی حرمت اور نجاست لعینہ کا انکار نہیں کیا ، نہ کسی نے قرآن و حدیث کے خلاف اسکی بیع کو جائز قرار دیا ـ امت مسلمہ میں آج تک کسی نے اللہ اور اسکے رسول کی حرام فرمائی ہوئی اس بیع خنزیر کو جائز نہیں کہا ـ تفسیر مظہری میں ھے « اجمعوا علی ان الخنزیر نجس عینہ لا یجوز بیع شئی من اجزائہ حتی شعرہ (۱) (مسلمانوں کا اس بات پر اجماع ھے کہ خنزیر نجس العین ھے ـ اور اسکے اجزاء میں سے کسی جز کا بیچنا قطعاً جائز نہیں ـ حتی کہ اسکے بال کا فروخت کرنا بھی حرام ھے) ـ تفسیر کبیر میں ھے « اجتمعت الامۃ علی ان الخنزیر بجمیع اجزائہ محرم (۲) (یعنی امت محمدیہ اس بات پر مجتمع ھے کہ خنزیر اپنے ، تمام اجزاء کے ساتھ حرام ھے) ـ اور یہی عبارت تفسیر خازن میں بھی ھے ـ (۳) ـ ھدایہ میں صاف موجود ھے « ولا یجوز بیع شعر الخنزیر لانہ نجس العین » (۴) خنزیر (تو درکنار اس) کے بالوں کی بیع بھی جائز نہیں ، کیونکہ وہ نجس العین ھے ـ

سوالنامے میں لکھا گیا ھے کہ „ قرآن مجید کے احکامات جو سورۂ مائدہ‘ سورہ انعام میں موجود ھیں وہ خنزیر کے گوشت سے متعلق ھیں ۔ „ حالانکہ یہ صحیح نہیں ۔ „ لحم „ کا لفظ تو صرف اسلئیے وارد ھوا کہ جانور کھانے والے کے لئے کھانے میں گوشت ھی اصل ھے اور کھانے کا فائدہ حاصل کرنے میں سب سے بڑی چیز جانور کا گوشت ھی ھے ۔ باقی اجزاء اسکے تابع ھیں اور جو حکم کسی اصل کے لئے بیان کیا جائے وہ اصل ھی میں منحصر نہیں ھوتا بلکہ اسکے تابع کے لئے بھی وھی حکم ھوتا ھے ۔ اصل کا حکم یقیناً فرع کو شامل ھو گا ، لیکن جو حکم محض فرع کے لئے وارد ھو وہ اصل کو شامل نہیں ھوتا جیسے „ حرمنا علیھم شحومھما „ یعنی ھم نے یہودیوں پر گائے ، بکری کی چربیاں حرام کیں „ چربی چونکہ تابع ھے اسلئے اسکی حرمت کا حکم لحم کو شامل نہیں لیکن حرمت لحم کا حکم یقیناً چربی کو شامل ھے ۔ اسلئے کہ لحم متبوع اور شحم تابع ھے ۔ گوشت اصل اور متبوع ھے اور چربی اسکی فرع اور تابع ھے ۔ فرع اور تابع اپنی اصل اور متبوع کے حکم میں شامل ھوتا ھے ۔ خنزیر کے بقیہ اجزاء بھی اسکی لحم کے تابع ھیں اسلئے حرمت کا حکم لحم خنزیر میں منحصر نہ ھو گا اس کے بقیہ اجزاء بھی حرام قرار پائیں گے ۔ لغت اور عرف سے بھی یہی مفہوم ھوتا ھے کہ لفظ „ لحم „ جمیع اجزاء کو عام ھے (٥) تفسیر ابن کثیر میں اسی طرح مرقوم ھے کہ لحم کا ذکر تو صرف چار جگہ وارد ھے ان کے علاوہ سات جگہ لفظ „ لحم „ اور ایک جگہ لفظ „ لحوم „ قرآن پاک میں مذکور ھے، ھر جگہ اباحت و رغبت یا کراھیت کا جو حکم لحم کے لئے بیان ھوا ، دیگر اجزاء جو کھانے میں لحم کے تابع ھیں سب کے لئے وھی حکم ھے ۔ ملاحظہ فرمائیے ۔ „ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ فکر ھتموہ „ (٦) اس آیت کریمہ میں لفظ „ لحم „ مذکور ھونے کے باوجود ۔ کراھیت „ لحم میں منحصر نہیں دیگر اجزاء بھی اسی حکم میں شامل ھیں ۔ یقیناً ھر شخص کے نزدیک اپنے مردہ بھائی کا صرف گوشت کھانا ھی ناپسند نہیں بلکہ گوشت کے علاوہ بقیہ اجزاء کا کھانا بھی ناپسند ھے ۔ اسی طرح محض لحم خنزیر ھی حرام نہیں بلکہ اسکے بقیہ اجزاء بھی حرام ھیں ۔

وامددنا ھم بفاکھة ولحم مما یشتھون (٧) یہاں بھی اللہ تعالی کی کثرت

عطـا اور بندوں کی رغبت و اشتھا کا حکم لحم میں منحصر نہیں بلکہ اسکے ماسوا دیگر اجزاء بھی اس میں شامل ھیں ۔ لفظ لحم کا ذکر اسکے اصل ہونے پر مبنی ھے ۔

„ ولحم طیر مما یشتھون „ (۸) اس آیت میں بھی پرندوں کا صرف گوشت ھی مراد نہیں بلکہ وہ سب اجزاء بھی اس میں شامل ھیں جو مرغوب و پسندیدہ ہوں ۔

„ ثم نکسوھا لحما „ (۹) „ فکسونا العظام لحما „ (۱۰)

ان دونوں آیتوں میں ھڈیوں پر گوشت کا جو پہنانا وارد ھے وہ گوشت کے ساتھ خاص نہیں بلکہ دیگر اجزاء چربی کھال وغیرہ کو بھی عام ھے ۔

„ وھو الذی سخرالبحر لتاکلـوا منه لحما طریا „ (۱۱) „ و من کل تاکلـون لحمـاً طریا „ (۱۲) ان دونوں آیتوں میں „ لحما طریا „ سے مچھلی مراد ھے اور کھانے کا حکم اسکے گوشت میں منحصر نہیں بلکہ چربی وغیرہ دیگر اجزاء کو بھی شامل ھے ۔

„ لن ینال الله لحومها ولا دماؤھا ولکن یناله التقوی منکم „ (۱۳) یعنی „ الله کی بارگاہ میں قربانی کے جانوروں کے گوشت نہیں پہنچتے بلکہ مومن کا تقوی پہنچتا ھے „ ۔ قربانی کے گوشت کا الله تعـالیٰ تک نہ پہنچنا جـو اس آیت میں مذکور ھے وہ گوشت میں منحصر نہیں بلکہ چربی وغیرہ دیگر اجـزاء کو بھی شـامل ھے ۔ کیا کوئی کہہ سکتا ھے کہ اس آیت کی رو سے قربانی کے جانوروں کے صرف گـوشت نہیں پہنچتے ، دیگر اجـزاء الله تعالی تک پہنچ جاتے ھیں ۔ لغت و عـرف کے مـطابق لفظ لحـم کے ان قرآنی استعمالات پر غـور کـرنے سے یہ حقیقت آفتاب سے زیادہ روشن ہو کر سـامنے آ جاتی ھے کہ کسی کے لحـم کے لئے حرمت یا حلت کا جو حکم ثابت ھـو وہ لحـم کے عـلاوہ اس جاندار کے بقیہ اجزا کو بھی شـامل ہوتا ھے ۔ لہٰذا „ لحم الخنزیر„ کے لئے حرمت کا جو حکم وارد ھے وہ اسکے بقیہ اجزاء چـربی وغیرہ کو بھی عـام ھے اور چونکہ „ انه رجس „ صرف خنزیر کے لئے وارد ہوا ۔ اسلئے „ نجس العین „ خنزیر ھی ھے اور اسکی یہ حرمت و نجـاست لعینه اسـکی بیع کے حـرام ہونے کی دلیل ھے ۔ اور یہ ایسی دلیل ھے جسے پوری امت مسـلمہ نے دلیل شرعی تسلیم کیا ہے جسکے بعـد خنزیر کی بیع کتاب و سنت کی روشنی

میں جائز ہونے کا سوال ھی پیدا نہیں ہوتا ۔ داؤد ظاھری کا مذھب کتابوں میں منقول ھے کہ وہ صرف لحم خنزیر کی حرمت کا قائل تھا لیکن لغت و عرف کے مطابق لفظ « لحــم » کے قــرآنی استعمالات کی روشنی میں اسکے مذھب کا بطلان واضح ھوگیا علاوہ ازیں اجماع امت کے خلاف کوئی مذھب قابل قبول نہیں ۔ پھر یہ کہ صدیوں سے داؤد ظاھری کا یہ مذھب نسیاً منسیاً ہو چکا ہے۔

ان سب امور سے قطــع نظر کے بعد بھی داؤد ظاھری کا مذھب کوئی الجھن پیدا نہیں کــر ســکتا کیــونکــہ ھمارے پیش نظر خنزیر کی بیع کا مسئلہ ھے جسکے جــواز کا قول داؤد ظاھری نے بھی نہیں کــیا ۔ المحلی میں ابن حزم نے بھی بیع خنزیر کے حرام ھــونیکا قــول کیا ۔ « ولا یحل بیع الخمــر لا لمــومن ولا لکافــر و لا بیع الخنازیر کذلک » (١٤) یعنی شــراب کی بیع مومن و کافر کسی کے لئے جائز نہیں ۔ اور اسی طرح خنزیر کی بیع بھی حرام ھے » ۔

خنزیر کے بالوں سے بر بنائے ضرورت انتفاع کا قول جو بعض علماء مثلا امام اوزاعی امام ابو حنیفہ اور امام محمد رحمھم اللہ تعالی سے منقول ھے ، ھمارے موقف کے خلاف نہیں کیونکہ ان حضرات نے خنزیر کے بالوں سے بر بنائے ضرورت جــواز انتفاع کا قول کرنے کے باوجود خنزیر کے بالوں کی بیع کو جائز قــرار نہیں دیا جیسا کہ ابو بکر جصاص نے واضح طور پر تحریــر فرمایــا « انمــا استحسنوا اجازۃ الانتفاع بہ للخرز دون جواز بیعہ و شرائہ » ۔ (١٥) جن کے نزدیک خنزیر کا بال بیچــنا بھی حرام ھے وہ خنزیر کی بیع کو کب جائز قــرار دے ســکتے ھیں ۔ خــنزیر کے بال کی طھارت یا اسکی بیع کے جواز کا کوئی قول کسی صحیح روایت سے قطعاً ثابت نہیں ۔ « واما شعرہ فقد روی انہ طاھر یجوز بیعہ والصحیح انہ نجس لا یجــوز بیعــہ » (١٦) یعنی « خنزیر کے بال کی طھارت اور اسکی بیع کا جــواز روایت ضعیفہ ھے ۔ صحیح یہ ھے کہ خنزیر کا بال نجس ھے اسکی بیع جائز نہیں ۔ »

مختصر یہ کہ کسی قــول ضعیف میں خنزیر کے بال کی طھارت یا اسکی بیع کا جــواز منقول بھی ھو ، جو بھرحال غیر صحیح ھو گا لیکن خنزیر کی بیع کا جواز کسی قول ضعیف میں بھی منقول نہیں ۔ مــطلقاً کتے کی بیــع بھی کسی کے نزدیک جائز نہیں ۔ صحیح یہ ھے کہ امــام ابــو حنیفــہ نے انھیں کتوں کی بیع کے جواز کا قول کیا جنکا رکھنا حدیث شریف کی رو سے جائز ھے جیسے

شکاری کتا یا مال مویشی یا کھیتی کی حفاظت کے لئے ، جبکہ خنزیر کا رکھنا کسی صورت میں جائز نہیں ۔ بیشک کتا حرام ہے لیکن اسکے لئے " انه رجس ، " کا لفظ کسی نص میں وارد نہیں ۔ یہ حکم خنزیر ھی کے لئے کتاب اللہ میں وارد ہے ۔ اسلئے کتے کی بیع کا قیاس خنزیر پر درست نہیں ۔ اگر یہ قیاس درست ہوتا تو خود امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اسکی بنیاد پر خنزیر کی بیع کو جائز قرار دے دیتے جبکہ انہوں نے خنزیر کا بال بیچنا بھی جائز قرار نہیں دیا۔

درندے حرام ہیں لیکن وہ بھی نجس العین نہیں ۔ دباغت کے بعد ان کی کھالیں پاک ہو سکتی ہیں لیکن خنزیر نجس العین ہے اسکی کھال کسی حال میں بھی پاک نہیں ہو سکتی ۔ اسلئے علماء امت جنہوں نے دباغت کے بعد کھال میں تجارت کو جائز قرار دیا ، خنزیر کی کھال میں تجارت کو جائز نہیں کہتے ۔ جب ان کے نزدیک اسکی کھال بیچنا بھی ناجائز ہے تو خنزیر کا بیچنا ان کے نزدیک کیونکر جائز ہو سکتا ہے ۔

گائے بھینس وغیرہ حلال جانور اگر مردار ہو جائیں تو انکی کھال سے فائدہ اٹھانا بعض علماء کے نزدیک مطلقاً اور بعض کے نزدیک دباغت کے بعد اسلئے جائز ہے کہ وہ خنزیر کی طرح نجس العین نہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ احادیث میں ان کی کھالوں سے نفع حاصل کرنے کی اجازت و اباحت وارد ہے ، لیکن ان احادیث کو بیع خنزیر کے جواز کی دلیل قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ خنزیر نجس العین ہے ۔ خنزیر تو درکنار اسکی کھال بیچنے یا اس سے نفع حاصل کرنے کا جواز بھی ان احادیث سے ثابت نہیں ہو سکتا ۔ بالفرض دباغت کے بعد کسی نے جلد خنزیر کی طہارت کا قول کیا بھی ہو تب بھی یہ لازم نہیں آتا کہ اس قائل کے نزدیک خنزیر کی بیع جائز ہو ۔ دیکھیئے " میتہ " کی کھال دباغت کے بعد اسے پاک کہنے والوں اور اسکی کھال کی بیع کو جائز قرار دینے والوں میں سے کسی نے " میتہ " کی بیع کو جائز نہیں کہا ۔

سوالنامے میں بحث کی بہت سی راہیں نظر آتی ہیں لیکن بحث کے میدان میں آنے کیلئے جو راہ اختیار کی جائے بحث کا نتیجہ بیع خنزیر کی حرمت کے سوا کچھ برآمد نہیں ہوتا ۔ جب قرآن و حدیث اور اجماع امت سے بیع خنزیر کی حرمت ثابت ہو چکی تو اسکے بالوں سے انتفاع کا قول کرنے کے باوجود

بالوں کا بیچنا بھی حرام قرار دیا چه جائیکه وہ خنزیر کی بیع کو جائز قرار دیں ۔ اس طرح کتے کی تجارت کا مسئله درمیان میں لانا بھی قطعاً بےمعنی ہے ، جبکه امام ابو حنیفه رحمۃ اللہ علیه نے صرف شکاری ، مال مویشی اور کھیتی کے لئے رکھے جانے والے کتے کی بیع کو جائز کہا ہے ۔ ہر کتے کی بیع ان کے نزدیک ہرگز جائز نہیں ۔ اور خنزیر کی بیع جائز ہونا تو ان کے تصور سے بھی دور ہے ان کے نزدیک تو خنزیر کے بال کا بیچنا بھی حرام ہے ۔

پھر درندوں کی کھالوں اور اسی طرح حلال جانوروں کے مردار ہو جانے کے بعد ان کی کھالوں سے نفع اٹھانے کا مسئله بھی اس مقام پر لکھنا بیع خنزیر کے لئے مفید نہیں ہو سکتا ۔ ان میں سے کوئی چیز بھی نجس لعینه نہیں ۔ اور خنزیر نجس لعینه ہے ۔ ان علماء میں سے کوئی بھی درندے یا مردار کی کھال بیچنے کو جائز قرار دینے کے باوجود خنزیر کی بیع کو ہرگز جائز قرار نہیں دیتا ۔ ان علماء میں سے کسی نے بھی حکم حرمت کو لحم خنزیر میں منحصر نہیں کیا وہ تو خنزیر کو حرام لعینه سمجھتے ہیں پھر کس طرح خنزیر کی بیع کو وہ جائز قرار دیں گے ۔

داؤد ظاہری جس نے اجماع امت کے خلاف حکم حرمت کو لحم خنزیر میں منحصر کیا وہ بھی خنزیر کی بیع کو جائز قرار نہیں دیتا ۔ آج تک اس کا کوئی قول بیع خنزیر کے جواز میں منقول نہیں ہوا ۔ پھر کس طرح ان پیش کردہ اقوال کی روشنی میں بیع خنزیر کے جواز کی طرف کوئی راہ مل سکتی ہے ۔ سوالنامے میں صرف بیع خنزیر کا مسئله پیش کیا گیا ہے اس کا عدم جواز قطعاً ثابت ہو چکا اس کے علاوہ کوئی اور مسئله سوالنامے میں ہمارے پیش نظر نہیں ۔ بحث کا نتیجه حرمت خنزیر کے سوا کچھ نه نکلا ۔

ہم نے پوری طرح واضح کر دیا که عہد رسالت ﷺ سے لیکر آج تک کسی مسلمان نے خنزیر کی بیع کو جائز نہیں کہا ۔ اور اقوال منقوله میں سے کسی قول کی رو سے بیع خنزیر کے جواز کی طرف کوئی راہ نہیں مل سکتی ۔ اب اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں که کتاب و سنت ، اجماع امت کے مطابق ہر مسلمان کا مذہب یہی ہے که خنزیر کی بیع قطعاً حرام ہے ۔

اپنے ملک کی زراعت کو خنزیر کی تباہی سے بچانے اور اس لعنت سے نجات

پانے کے لئے یہی موقف کتاب و سنت اور شریعت اسلامیہ کی رو سے متعین ہے کہ ہماری حکومت غیر اسلامی ممالک کے غیر مسلم باشندوں کو ہمارے ملک سے خنزیر برآمد کرنے کی اجازت دے دے جبکہ یہ برآمد کرنا بیع کے مترادف نہ ہو اور برآمد کرنے والوں سے کوئی قیمت نہ لی جائے۔ جسے سوالنامہ میں اجرت سے تعبیر کیا گیا ہے جبکہ قیمت و اجرت میں زمین آسمان کا فرق ہے۔